محمود اشرف

محترم جناب مفتی

السلام علیکم! کیا فرماتیں ہیں۔ (محدثین کرا

مورخہ: ۲ اپریل ۲۰۱۹ء

سوال

مولانا صاحب۔ امام سخاویؒ نے اپنے شیخ حافظ ابن حجرؒ کے حوالے سے لکھتے ہیں۔ کہ ضعیف حدیث پر عمل کرنے کی تین شرطیں ہیں آخری شرط میں لکھتے ہیں کہ "ان لا یعتقد عند العمل بہ ثبوتہ لئلا ینسب الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما لم یقلہ (القول البدیع ص ۱۸۵"

یہ جو فرمایا کہ عمل کرتے وقت یہ اعتقاد نہ رکھا جائے کہ یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے تاکہ آپ کیطرف ایسی بات منسوب نہ ہو جائے جو آپ نے نہیں فرمائی۔

مولانا صاحب۔ ۱ وضاحت فرمائیں کہ اگر یہ اعتقاد نہ رکھا جائے تو پھر کیسا اعتقاد رکھتے ہوئے عمل کیا جائے۔

۲ یہ جو فرمایا کہ آپ کیطرف ایسی بات منسوب نہ ہو جائے جو آپ نے نہیں فرمائی۔ لیکن آجکل تو عمومی طور پر جو ضعیف روایت بیان کرتے ہیں تو وہ یہی کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تو کیا اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف انتساب نہیں ہے؟ تحقیقی جواب دیکر مشکور فرمائیں

مستفتی: حافظ دلاور (کوہاٹ) 0334-8251826 ای میل - dilawerkhan.afridi@gmail.com

تنظیم - محمد شہباز حقانی سکنہ: راز گیر بانڈہ ڈاکخانہ بلی ٹنگ ضلع کوہاٹ (جواب منسلک ہے)

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)۔۔۔ حدیثِ ضعیف کے قبول ہونے کی جب تمام شرائط پائی جائیں تو اس پر عمل کرتے وقت اس کی سنّیت اور ثبوت کا اعتقاد نہ رکھا جائے بلکہ احتیاط کا اعتقاد رکھا جائے یعنی یہ اعتقاد رکھا جائے کہ یہ عمل جائز ہے، اسکے کرنے میں ثواب ہے اگر یہ سنت بھی ہو تو سنت کا ثواب بھی مل جائیگا، ورنہ نفس جواز کی بناء پر عمل کا ثواب تو مل ہی جائیگا۔

ظفر الامانی للکنوی ص۲۳۸

وثالثها: ان يكون ما ثبت به داخلا تحت اصلى كلى من الاصول الشرعية غير مخالف للقواعد الدينية لئلا يلزم اثبات مالم يثبت شرعا به فانه اذا كان ما دل عليه داخلا فى الاصـــول الشـــرعية غير مناقض لها فنفس الجواز ثابت بها والحديث الضعيف الدال عليه مؤكدا له وكذا لاستحباب فان الجائز ان تصير بحسن النية عبادة فكيف اذا وجد ما فيه شبهة الاستحباب.

"ورابعها: ان لا يعتقد العامل به ثبوته بل الخروج عن العهدة بيقين، فانه ان كان صحيحا فى نفس الامر فذاك والا لم يترتب على العمل به فساد شرعى"

تدريب الراوي ۱/ ۲۹۸ قبيل النوع الثالث والعشـــرون صـــفة من تقبل روايته وما يتعلق به

تنبيه لم يذكر ابن الصلاح والمصنف هنا وفي سائر كتبه لما ذكر سوى هذا الشرط وهو كونه في الفضائل ونحوها وذكر شيخ الإسلام له ثلاثة شروط أحدها أن يكون الضعف غير شديد فيخرج من انفرد من الكذابين والمتهمين بالكذب ومن فحش غلطه نقل العلائي الاتفاق عليه الثاني أن يندرج تحت اصل معمول به الثالث أن لا يعتقد عند العمل به ثبوته بل يعتقد الاحتياط

(۲)۔۔۔ حدیثِ ضعیف کو بغیر اسناد کے ایسے الفاظ سے بیان کرنا جن سے نبی اکرم ﷺ کی طرف صریح نسبت ہوتی ہو جیسے یہ کہنا کہ "نبی کریم ﷺ نے فرمایا" احتیاط کے خلاف ہے، بلکہ ایسے الفاظ استعمال کرنے چاہئیں جن سے نبی کریم ﷺ کی طرف صریح نسبت نہ ہو جیسے "حدیث میں آیا ہے یا حدیث مروی ہے وغیرہ" نیز اگر کسی کو ضعف معلوم ہو تو بہتر ہے کہ یہ بھی واضح کردے کہ یہ ضعیف حدیث ہے۔ (مستفاد من التبویب ۳/۱۴۹۴)

(جاری ہے۔۔۔)

Scanned by CamScanner

مقدمة ابن الصلاح في علوم الحديث (ص: ١٠٢ دار الفكر) النوع الثاني والعشرون معرفة المقلوب

الثالث : إذا أردت رواية الحديث الضعيف بغير إسناد فلا تقل فيه : " قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كذا وكذا " وما أشبه هذا من الألفاظ الجازمة بأنه صلى الله عليه وسلم قال ذلك ، وإنما تقول فيه : " روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم كذا وكذا ، أو بلغنا عنه كذا وكذا ، أو ورد عنه ، أو جاء عنه ، أو روى بعضهم " وما أشبه ذلك . وهكذا الحكم فيما تشك في صحته وضعفه ، وإنما تقول : " قال رسول الله صلى الله عليه وسلم " فيما ظهر لك صحته بطريقه الذي أوضحناه أولا ، والله أعلم .

النكت على مقدمة ابن الصلاح – الزركشي – (٢ / ٣٢٢)

(قوله) الثالث " إذا أردت رواية الحديث الضعيف " إلى آخره ".

فيه أمور الأول ما ذكره من أنه لا يجوز رواية الضعيف إلا بصيغة التمريض شامل للضعيف الذي يمتنع العمل به وهو في الأحكام والذي شرع العمل به وهو في الفضائل وهو في الظاهر ومن الناس من يجزم بـ " قال " في الضعيف إذا كان من فضائل الأعمال والأحوط المنع

الثاني شمل إطلاقه شر أنواعه وهو الموضوع ولهذا استثنى الموضوع في الثاني ولم يستثنه في الثالث والصواب المنع والفرق أنه في الضعيف لا يقطع بكذبه بخلاف الموضوع فيجب تنزيل كلام المصنف على ما عدا الموضوع

الثالث أن قوله " بغير إسناد " يقتضي أنه إذا روي بالإسناد يقال فيه بالجزم وهو كذلك اتباعا لما روي.....والله سبحانه وتعالى اعلم.

الجواب صحيح

مفتی جامعہ دار العلوم کراچی

١٦/ شعبان المعظم / ١٤٤٠ھ

٢٢/ اپریل / ٢٠١٩ء

محمد اویس سیالکوٹی عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

١٦/ شعبان المعظم / ١٤٤٠ھ

٢٢/ اپریل / ٢٠١٩ء

الجواب صحیح

محمد اسحٰق عفی عنہ

١٦/ ٨/ ١٤٤٠ھ

Scanned by CamScanner